قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ (قرآن مجید)

بوارق الغیب

تالیف

حامئ توحید و سنت ماحئ شرک و بدعت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نور اللہ مرقدہ

کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

فون: 543841

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ (قرآن مجید)

(اے رسول! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہدو کہ جو بھی زمین و آسمان میں (بسنے والے) ہیں (جن و انس ہوں یا فرشتے) وہ غیب کا علم نہیں رکھتے
سوائے اللہ کے،

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
ہر کسے گوید کہ میدانم ازو باور مدار،
مصطفٰے ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

(کلیات سعدیؒ)

الحمد للہ عالم الغیبؒ کہ حصہ اوّل از کتاب ہدایت نصاب بلا ریب مسمّی

باسم تاریخی

بوارق الغیبؒ
علیٰ من یدّعی
لغیر اللہ علم الغیبؒ

۱۳ — ھ — ۹۹

(۱۳۹۹ھ)

[illegible]

مصنف،
حامئ توحید و سنت ماحئ شرک و بدعت
حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ،

ناشر،
کتبخانہ مجیدیہ
ملتان شہر،
(پاکستان)

ملنے کا پتہ؛ مولانا عبد الکریم رحمانی
دار العلوم رحمانیہ، جن پور تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

ای منتھی علمہا لا یعلمہ غیرہ۔ کرنے والوں کو تبلا سکیں۔ خدا ہی کی طرف اس کی انتہا ہے۔ یعنی اس کا علم بس خدا ہی پر ختم ہے اس کے سوا کوئی اس کو نہیں جانتا۔

(تفسیر جلالین ص۴۸۸)

اور علامہ معین بن صفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

الیٰ ربک منتہاھا۔ ای منتہا علمہا الی اللہ وحدہ۔ یعنی اس کا علم بس اکیلے خدا ہی پر ختم ہے۔

(تفسیر جامع البیان ص۴۸۸)

آیت (۱۴)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ۔ (انعام ع ۷)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

ونزدیک اوست کلید ہائے غیب نمیداندش مگر او۔

(فتح الرحمٰن)

اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اور اُسی کے پاس کنجیاں ہیں غیب کی ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا۔

(امام التراجم)

مفاتح الغیب، کی تفسیر میں حضرات مفسرینؒ کے چند اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے اس سے وہ عذاب وثواب مراد لیا ہے جو انسانی ادراکات کی دسترس سے باہر ہے پس اُن کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ عذاب وثواب کی تفصیلات بس خدا ہی کے علم میں ہیں اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔

بعض حضرات نے اس سے زمین وآسمان کے مخفی خزانے مراد لئے ہیں۔ اور بعض حضرات نے اس سے علمِ تقدیر مراد لیا ہے۔ اور بعض نے لوگوں کی عمروں کی تفصیل اور

ان کی سعادت وشقاوت اور خاتمہ کا حال مراد لیا ہے اور اسی کے موافق انہوں نے آیت کی تفسیر کی ہے۔ یہ تمام اقوال تفسیر معالم التنزیل و خازن وغیرہ میں مذکور ہیں۔

لیکن ان سب سے زیادہ راجح اور جامع تفسیر۔ مفاتح الغیب۔ کی وہ ہے جو خود صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتح الغیب خمس لایعلمہا الا اللہ لا یعلم ما فی غد الا اللہ ولا یعلم ما تغیض الارحام الا اللہ ولا یعلم متیٰ یاتی المطر احد الا اللہ ولا تدری نفس بای ارض تموت۔ ولا یعلم متیٰ تقوم الساعۃ الا اللہ۔	حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مفاتح الغیب یہ پانچ چیزیں ہیں۔ جن کو بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا واقعات رونما ہوں گے اور سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ بچہ دانیوں میں کیا ہے۔ (نر یا مادہ) اور اس کے سوا کسی کو خبر نہیں۔ کہ بارش کب ہوگی اور کسی نفس کو معلوم نہیں کہ اس کی موت کس سرزمین میں واقع ہوگی۔ اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی

رواہ البخاری عن ابن عمرؓ فی تفسیر سورۃ الرعد۔

غرض مفاتح الغیب سے یہی پانچوں مخفی چیزیں مراد ہیں اور خدا کے سوا کسی کو بھی ان کا پورا علم نہیں۔

واخرجہ ایضاً احمد ومسلم والفریابی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ۔ وخشیش ابن اصرم فی الاستقامۃ کما فی الدر المنثور صـ۱۵ ج ۳ و صـ۱۷۰ ج ۵)

نیز۔ سید المفسرین حبر الامۃ ترجمان القرآن سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی۔ مفاتح الغیب۔ کی تفسیر انہی پانچوں چیزوں سے کی ہے۔

چنانچہ ابن جریر اور ابن المنذر نے اپنی تفسیروں میں حضرتِ ممدوح سے روایت

کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔

قال ھن خمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الیٰ قولہ علیم خبیر (در منثور صـ۱۵ـ ج ۳)

مفاتح الغیب۔ وہی پانچ چیزیں ہیں۔ جن کا مخصوص بخدا ہونا۔ سورۃ لقمان کی آخری آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ الایۃ میں بتلایا گیا ہے۔ اور وہ وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے تلمیذ رشید حضرت مجاہد نے بھی۔ مفاتح الغیب۔ کی تفسیر انہی امور خمسہ سے کی ہے چنانچہ سورۃ لقمان کی آخری آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وھی مفاتح الغیب التی قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ (رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۴، ۲۵ ج ۸)

کہ یہ پانچوں چیزیں وہی مفاتح الغیب ہیں جن کے بارے میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مفاتح الغیب کا علم بس خدا ہی کو ہے اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔

بہر حال مفاتح الغیب کی یہ تفسیر چونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اس لئے دوسری تمام تفسیروں سے راجح اور قوی ہے۔ اور جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ ان سب کو جامع اور حاوی بھی ہے۔ کیونکہ ان پانچوں چیزوں میں اصولی طور پر اکثر وہ تکوینی غیوب داخل ہیں۔ جن کا تعلق انسانوں سے ہوتا ہے۔ کیونکہ غیوب متعلقہ بالعباد کا تعلق یا مبدء سے ہوگا۔ یا معاش سے۔ یا معاد سے اور وہ سب ان پانچوں چیزوں میں آگئے۔

چنانچہ۔ ینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام۔ سے معلوم ہوا کہ کائنات کے مبادی کا پورا علم بس خدا ہی کو ہے۔ پھر لاتدری نفس ماذا تکسب غدا۔ نے بتلایا کہ انسان کو اپنی معاش کا بھی پورا علم نہیں پھر لاتدری نفس بای ارض

ہموت نے بتلایا کہ انسان کو اپنی شخصی معاد کے متعلق بھی پورے معلومات حاصل نہیں نہیں اور۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ۔ نے بتلایا کہ قیامت جو تمام عالم کی مجموعی معاد ہے اس کے وقت کی بھی خدا کے سوا کسی کو خبر نہیں۔ پس تکوینی غیوب خواہ ان کا تعلق مبدر سے ہو یا معاش سے یا معاد سے۔ وہ سب اصولی طور پر ان پانچ چیزوں میں داخل ہیں۔ لہٰذا دوسرے مفسرین نے مفاتح الغیب کی تفسیر میں جن بعض مخصوص مغیبات مثلاً عذاب و ثواب، تقدیر، خزائن غیب وغیرہ کا ذکر کیا ہے وہ سب بھی اس میں آگئے۔

بہرحال مفاتح الغیب کی یہ تفسیر جو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جلیل القدر صحابی حضرت ابن عباس اور ان کے لائق شاگرد حضرت مجاہد سے ثابت ہوئی دوسری تمام تفاسیر کو جامع اور اُن سب پر حاوی ہے۔ پس دوسری تمام تفاسیر اس کی مخالف نہیں بلکہ اسی مفہوم کی ناکافی اور غیر جامع تعبیریں ہیں۔ اور اب اس راجح اور جامع تفسیر کی بنا پر آیتِ مندرجہ بالا وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا ہی کے علم میں ہیں۔ یہ پانچوں چیزیں۔ یعنی قیامت[۱] کا وقت۔ نزولِ باراں[۲] کا وقت اور اس کی کیفیت و کمیت وغیرہ، اور مافی الارحام[۳] اور اس کی تفصیلی حالت۔ اور زمانۂ مستقبل[۴] میں پیش آنے والے امور، اور ہر شخص کی موت[۵] کا مقام۔

بہرحال اس تفسیر کی بنا پر یہ آیت بھی علم قیامت کے مخصوص بحق تعالےٰ ہونے پر دال ہے۔ وھو المقصود ھٰھنا۔

ان پانچوں علموں کی تفصیلی بحث اور ان کے مخصوص بحق تعالےٰ ہونے کا مطلب اور رضاخانی تاویلات و تحریفات کے جوابات اگلی آیت کے ذیل میں ملاحظہ ہوں۔